

فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ

تم میں سے جو بھی رمضان پائے وہ صوم (روزے) رکھے

مختصر

# محاسن رمضان

تأليف

الشيخ محمد بن صالح العثيمين رحمه الله عليه

مراجعة

بدر الزمان محمد شفيع نيمپالی

ترجمہ و تلخیص

مولانا جمیل احسن مدنی

PDFBOOKSFREE.PK

مؤسسة الحرمين الخيرية

مشروع افطار الصائم



نام کتاب	:	مختصر مجالس رمضان
مؤلف	:	فضیلۃ الشیخ محمد بن صالح العثیمین (رحمۃ اللہ علیہ)
ترجمہ و تلخیص	:	مولانا جمیل احمد مدنی
نظر ثانی	:	بدر الزمان محمد شفیع نیپالی
صفحات	:	۹۶
ناشر	:	موسسۃ الحرمین الخیریۃ

## عرض ناشر

رمضان المبارک کو اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے تمام مہینوں سے افضل و اعلیٰ قرار دیا اور اس کو لیلۃ القدر جیسی نعمت عظمیٰ سے سرفراز فرمایا ہے۔

فضیلۃ الشیخ محمد بن صالح العثیمینؒ کی مہینہ بھر کے لیے یہ مختصر ترین اور مفید ترین مجالس کا اردو ترجمہ ہم پہلی مرتبہ پاکستان میں محترم ڈاکٹر بدر الزماں نیپالی کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہے ہیں۔

دعا ہے کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ اس کتاب کے مطالعہ سے ”نیکیوں کے اس موسم بہار“ رمضان المبارک کی برکت سے ہم سب کو جہنم سے آزادی حاصل کرنے، گناہ بخشوانے اور مغفرت پانے کی توفیق سے نوازے۔

اور اس کتاب کو مسلمانوں کے عمل و عقیدہ میں اصلاح کا سبب بنائے، اس کے مصنف، مترجم اور ناشر کے لیے ذخیرہ آخرت بنائے۔ آمین ثم آمین۔

وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد و علی آلہ و اصحابہ اجمعین

احمد شاہ کر

شعبان المعظم ۱۴۲۲ھ

نومبر ۲۰۰۱ء

## فہرست مضامین

۵	ماہ رمضان کی فضیلت	پہلی مجلس (۱)
۷	صوم کی فضیلت	دوسری مجلس (۲)
۱۰	صوم رمضان	تیسری مجلس (۳)
۱۳	قیام رمضان کا حکم	چوتھی مجلس (۴)
۱۸	تلاوت قرآن کی فضیلت اور اس کے اقسام	پانچویں مجلس (۵)
۲۱	صائمین کے انواع و اقسام	چھٹی مجلس (۶)
۲۴	صائمین کی ایک جماعت کے متعلق	ساتویں مجلس (۷)
۲۷	صائمین کے بقیہ اقسام اور قضاء صوم کے اقسام	آٹھویں مجلس (۸)
۳۰	صیام کی حکمتیں	نویں مجلس (۹)
۳۳	صیام کے ضروری آداب	دسویں مجلس (۱۰)
۳۶	صوم کے مستحب آداب	گیارہویں مجلس (۱۱)
۳۹	تلاوت قرآن کی دوسری قسم (تلاوت حکمی)	بارہویں مجلس (۱۲)
۴۲	تلاوت قرآن کے آداب	تیرہویں مجلس (۱۳)
۴۵	صوم ختم کرنے والی چیزیں	چودھویں مجلس (۱۴)
۴۸	نوافل صوم سے صوم ٹوٹنے کی شرطیں نیز صائم کیلئے مباح اشیاء	پندرہویں مجلس (۱۵)
۵۱	زکوٰۃ	سولہویں مجلس (۱۶)
۵۵	مستحقین زکوٰۃ	سترہویں مجلس (۱۷)
۵۹	جنگ بدر	اٹھارویں مجلس (۱۸)
۶۲	غزوہ فتح مکہ مکرمہ	انیسویں مجلس (۱۹)
۶۵	نصرت و مدد کے حقیقی اسباب و وسائل	بیسویں مجلس (۲۰)
۶۸	رمضان کے آخری عشرہ کی فضیلت	اکیسویں مجلس (۲۱)
۷۰	شب قدر اور عشر اوخر میں عمل و عبادت	بائیسویں مجلس (۲۲)
۷۲	جنت کا بیان	تیسویں مجلس (۲۳)
۷۵	اہل جنت کی صفات	چوبیسویں مجلس (۲۴)
۷۹	جہنم کا بیان	پچیسویں مجلس (۲۵)
۸۲	جہنم تک پہنچانے والی چیزیں	چھبیسویں مجلس (۲۶)
۸۵	دخول جہنم کے اسباب	ستائیسویں مجلس (۲۷)
۸۸	صدقہ فطر	اٹھائیسویں مجلس (۲۸)
۹۱	توبہ	انیسویں مجلس (۲۹)
۹۴	ماہ رمضان کا خاتمہ	تیسویں مجلس (۳۰)

## پہلی مجلس ماہ رمضان کی فضیلت

الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على سيد المرسلين محمد وعلى آله وصحبه أجمعين ومن تبعهم باحسان الى يوم الدين وبعد:  
بھائیو! ماہ رمضان اپنے تمام فیوض و برکات کے ساتھ ہم پر سایہ نکلن ہے اسی ماہ مبارک میں قرآن کریم کا نزول ہوا اس ماہ کے آتے ہی جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے، جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے اور سرکش شیاطین قید کر دیئے جاتے ہیں (بخاری و مسلم)

مزید برآں اس ماہ کے پہلے عشرہ کو رحمت، دوسرے کو مغفرت اور تیسرے کو جہنم سے رہائی کے لئے مخصوص کیا گیا ہے، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا رمضان میں میری امت کو پانچ ایسی چیزیں ملی ہیں جن سے اگلی امتیں محروم رہیں۔

۱۔ صائم کے منہ کی باس اللہ تعالیٰ کے یہاں مشک سے زیادہ بہتر ہے کیونکہ یہ اللہ کی اطاعت و عبادت کی وجہ سے ہوتی ہے اور جو چیز بھی اس قبیل سے ہو وہ عند اللہ محبوب ہی ہوگی جیسا کہ اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے سے متعلق فرمایا گیا ہے۔ بروز قیامت شہید پیش ہوگا۔ بحالیکہ اس کے زخم سے خون کے فوارے نکل رہے ہوں گے رنگ خون کا سا ہوگا مگر خوشبو مشک جیسی ہوگی۔

۲۔ صوم رکھنے والے کے لئے فرشتے افطار کے وقت مغفرت طلب کرتے ہیں چونکہ فرشتے اللہ کے محبوب بندے ہیں اور ہمیشہ طاعت الہی میں لگے رہتے ہیں اس لئے ان کی دعائیں مقبولیت کی زیادہ مستحق ہوں گی یہ اس امت

محمدیہ کے مقام کی بلندی اور ان کے صوم کی فضیلت کا واضح ثبوت ہے۔

۳۔ اللہ تعالیٰ اپنے نیک بندوں کے لئے پورا رمضان جنت کو آراستہ پیراستہ کرتا ہے اور کہتا ہے عنقریب میرے نیک بندے اپنی دنیاوی مشقت و تکلیف سے نکل کر تجھ تک پہنچنے والے ہیں۔

۴۔ سرکش شیاطین بیڑیوں میں جکڑ دیئے جاتے ہیں جس کی وجہ سے اللہ کے نیک بندوں کو حق سے گمراہ کرنے کا مقصد حاصل نہیں ہو پاتا یہی وجہ ہے کہ نیک لوگوں کی توجہ کار خیر کی طرف اس ماہ میں دوسرے مہینوں کی بہ نسبت زیادہ ہو جاتی ہے اللہ کی طرف سے نیکو کاروں کی یہ بہت بڑی مدد ہے۔

۵۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے کام مکمل ہوتے ہی اس ماہ کی آخری رات میں امت محمدیہ کے تمام ان لوگوں کو بخش دیتا ہے جنہوں نے اخلاص اور رضاء الہی کی خاطر اس ماہ کو قیام و صیام میں گزارا اللہ تعالیٰ کا بندوں پر فیصل و انعام تین وجہ سے ہے۔ (الف) اللہ تعالیٰ نے گناہوں کی مغفرت اور درجات کی بلندی کیلئے کچھ عبادتیں مشروع قرار دی ہیں اگر یہ عبادتیں نہ ہوتیں تو لوگ عبادت الہی نہ کر سکتے کیونکہ صحیح عبادت وحی الہی سے مستفاد ہے ورنہ وہ شرک کہلائے گا۔ فرمایا أَمْرُ لَهُمْ شُرْكُؤُا شَرَعُوْا لَهُمْ مِنَ الدِّیْنِ مَآلَہُمْ یَاْذُنْ بِہِ اللّٰہُ (الشوری: ۲۱) کیا ان کے لئے شرکاء ہیں جنہوں نے ان کے لئے ایسی عبادتیں مشروع قرار دی ہیں جن کی اللہ تعالیٰ نے اجازت نہیں دی ہے۔

(ب) عمل خیر کی توفیق: بہت سے لوگ جنہیں توفیق الہی نہیں ہوتی وہ اس ماہ مبارک کے فیوض و برکات سے مستفید نہیں ہو پاتے۔

(ج) اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے اس ماہ میں نیک کام کی مزدوری دس سے لے کر سات سو گنا میں کر رکھی ہے۔

الہی! ہمیں خواب غفلت سے بیدار فرما، کوچ کرنے سے پہلے تقویٰ کا توشہ جمع کرنے کی توفیق دے اور اے رحم الراحمین ہمیں ہمارے والدین اور تمام مسلمانوں کو اپنی رحمت سے بخش دے (آمین)



## دوسری مجلس

### صوم کی فضیلت

الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على سيد المرسلين  
محمد وعلى آله وصحبه أجمعين ومن تبعهم باحسان الى يوم  
الدين وبعد:

بھائیو! صوم عبادات میں ایک عظیم عبادت ہے جس کی فضیلت سے متعلق  
بکثرت آیات و احادیث وارد ہیں، ارشاد باری ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ  
تَتَّقُونَ (البقرة: ۱۸۳)

اے مومنو! تم پر صوم فرض کیا گیا ہے جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض  
تھا تو قہر ہے کہ تم متقی بن جاؤ۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ مرفوعاً بیان کرتے  
ہیں کہ جس نے ایمان و اخلاص سے رمضان کا صوم رکھا اس کے پچھلے گناہ بخش  
دیئے جائیں گے۔ (بخاری و مسلم)

دوسری جگہ فرمایا بخجگانہ صلاۃ اور جمعہ اگلے جمعہ تک اور رمضان اگلے رمضان  
تک اپنے درمیان ہوئے گناہوں کا کفارہ ہیں بشرطیکہ کبائر سے اجتناب کیا  
جائے۔ (مسلم)

ایک حدیث قدسی میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ انسان کے ہر عمل کا اجر دس سے  
سات سو گنا تک ہو سکتا ہے مگر صوم چونکہ میرے لئے ہے اس لئے اس کی اجرت  
میں خود دوں گا بندے نے میری وجہ سے اپنا کھانا پینا اور شہوت نفسانی چھوڑ دیا  
ہے۔ (مسلم) صوم کی فضیلت پر یہ حدیث چند طرح پر دلالت کرتی ہے۔

۱۔ اللہ تعالیٰ نے سارے اعمال میں سے صرف صوم کا عمل ہی اپنے لئے مخصوص کیا ہے کیونکہ یہ راز اللہ اور اس کے بندے تک محدود ہے بسا اوقات انسان ایک خالی جگہ ہوتا ہے اور کھانا، پینا، خواہشات نفس کی تکمیل کر سکتا ہے لیکن ثواب صوم کی رغبت اور خوف الہی سے ان چیزوں کے قریب نہیں جاتا اسی اخلاص و نیک نیتی کی قدردانی کرتے ہوئے اس عمل کو اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات کے لئے مختص کیا ہے جس کا فائدہ بروز قیامت ظاہر ہوگا جیسا کہ سفیان بن عیینہ فرماتے ہیں بروز قیامت جب اللہ تعالیٰ بندے کا محاسبہ کرے گا تو اس کے سارے اعمال مظالم کے بدلے ختم ہونے کے بعد جب صوم باقی بچے گا اللہ تعالیٰ بقیہ مظالم کی ادائیگی کا خود ضامن ہو کر صوم کے بدلہ اس شخص کو جنت میں داخل کر دے گا۔

۲۔ تمام اعمال صالحہ کی اجرت کا اضافہ اعداد میں کیا ہے لیکن صوم میں اعداد کا اعتبار نہیں کیا تاکہ دینے والے کے مقام و حیثیت سے عظیم عطیہ کا اندازہ کیا جائے یہ اس لئے کہ ایک صائم اللہ کی طاعت کرتے ہوئے اس کے محارم اور اس کے مقدر کردہ آلام و تکالیف پر انتہائی صبر کرتا ہے اور صبر کرنے والوں کے متعلق ارشاد باری ہے **إِنَّمَا يُؤْتِي الصَّابِرُونَ أَجْرَهُم بِغَيْرِ حِسَابٍ** ⑤ (الزمر۔ ۱۰) صبر کرنے والوں کو بلا حساب پوری پوری اجرت دی جائے گی۔

۳۔ صوم ڈھال ہے جو صائم کو ہر لغو و فحش سے بچاتا ہے فرمایا گیا بحالت صوم تم لغو و فحش کا ارتکاب نہ کرو نیز یہ جہنم سے بچاؤ ہے فرمایا گیا صوم ڈھال ہے بندہ اس کے ذریعہ اپنے کو جہنم کی آگ سے بچاتا ہے۔ (مسند احمد)

۴۔ صائم کے منہ کی باس اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک سے زیادہ محبوب ہونا صوم کی عظمت اور فضیلت کی واضح دلیل ہے۔

۵۔ صائم کی خوشی کے دو وقت ہیں ایک عبادت صوم جیسی نعمت کی بجا



آوری اور بحالت صوم حرام شدہ اشیاء (کھانا، پینا، جماع) کی اباحت و جواز اور دوسرا باری تعالیٰ سے ملاقات کے وقت جب کہا جائے گا کہ صائمین کہاں ہیں؟ جنت میں باب الریان سے ان کے علاوہ کسی کو داخل ہونے کی اجازت نہ ہوگی۔ علاوہ ازیں ایک صائم کو حدیث مذکور میں یہ رہنمائی کی گئی ہے کہ گالی گلوچ بکنے والے شخص کا مقابلہ اسی جیسی حرکت سے نہ کرے بلکہ اس سے صرف یہ کہہ دے کہ میں صوم سے ہوں تاکہ صوم کا احترام اور اپنے کمزور ہونے کا احساس مقابل کو دلایا جاسکے۔

نیز صوم قرآن کی طرح صائم کے لئے سفارشی ہوگا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ مرفوعاً بیان کرتے ہیں کہ صوم اور قرآن بروز قیامت بندے کی سفارش کریں گے صوم کہے گا اے میرے رب! اس کو میں نے کھانے اور جماع سے روک رکھا تھا اس کے متعلق میری سفارش قبول فرما دونوں کی سفارش قبول کی جائے گی۔ (احمد)

بھائیو! صوم کی فضیلت اس وقت مل سکے گی جب اس کے آداب کی کلی پاسداری ہوگی الہی مجھے، میرے والدین اور تمام مسلمانوں کو بخش دے (آمین)



## تیسری مجلس

### صوم رمضان

الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على سيد المرسلين محمد وعلى آله وصحبه أجمعين ومن تبعهم باحسان الى يوم الدين وبعد:  
بھائیو! رمضان کا صوم اسلام کا ایک رکن اور اہم اساس ہے فرمایا گیا ہے: **يَا أَيُّهَا**

**الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ**  
**أَيَّامًا مَعْدُودَاتٍ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا أَوْ عَلَى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ وَ**  
**عَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَهُ وَأَنْ**  
**تَصُومُوا خَيْرٌ لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ** ﴿۲۰﴾ **شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنْزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ**  
**هُدًى لِلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ مِنَ الْهُدَى وَالْفُرْقَانِ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ**  
**وَمَنْ كَانَ مَرِيضًا أَوْ عَلَى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ يُرِيدُ اللَّهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيدُ بِكُمُ**  
**الْعُسْرَ وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللَّهَ عَلَى مَا هَدَاكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ** ﴿۲۱﴾ (البقرہ)

اے مومنو! تم پر صوم فرض کیا گیا ہے جس طرح پہلی قوموں پر فرض کیا گیا تھا امید ہے کہ تم متقی بن سکو رمضان کے چند ایام ہیں اگر تم میں سے کوئی ان دنوں بیمار ہو جائے یا سفر پر ہو تو دوسرے دنوں میں پورا کرے اور جو لوگ طاقت نہ رکھتے ہوں وہ ایک مسکین کو بطور فدیہ کھانا کھلایا کریں اور جس نے تطوعاً کار خیر کر لیا وہ اس کے لئے بہتر ہے اور رمضان ہی وہ مہینہ ہے جس میں قرآن لوگوں کے لئے ہدایت اور بدایت کی دلیل اور حق و باطل کے درمیان تمیز کرنے والا بن کر نازل ہوا جو اس ماہ رمضان میں موجود رہے اس کو چاہئے کہ صوم رکھے اور جو مریض ہو یا مسافر وہ

دوسرے دنوں میں پورا کرے اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ آسانی کرنی چاہتا ہے سختی کرنی نہیں چاہتا ہے اور چاہئے کہ تعداد پوری کرو اللہ تعالیٰ کی دی گئی ہدایت کے مطابق اس کی بڑائی بیان کرو تاکہ تم شکر گزار بن سکو۔

آپ ﷺ نے فرمایا اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے شہادتین کا اقرار، صلاۃ قائم کرنا، زکوٰۃ دینا، حج بیت اللہ کرنا، رمضان کا صوم رکھنا۔ (بخاری و مسلم)

صوم رمضان کی فرضیت پر امت کا اجماع ہے جو بھی اس کا انکار کرے گا وہ مرتد شمار ہوگا اگر توبہ کر لیا تو ٹھیک ورنہ قتل کیا جائے اور بلا غسل و کفن صلاۃ جنازہ پڑھے بغیر مسلمانوں کی قبرستان سے دور کسی گڈھے میں دفن کر دیا جائے صوم کی فرضیت دوسری ہجری میں ہوئی۔ ابتداء میں صوم افضل و بہتر قرار دینے کے باوجود اللہ تعالیٰ نے بندوں کو اختیار دے رکھا تھا کہ چاہے صوم رکھیں یا مسکین کو کھانا کھلا دیا کریں پھر جب آیت کریمہ ”فمن شهد منكم الشهر فليصمه الخ“ نازل ہوئی تو یہ اختیار ختم ہو گیا اور ہر بالغ مقيم غير معذور پر صوم فرض ہو گیا۔

ماہ رمضان کا ثبوت دو طریقہ سے ہو سکتا ہے:

۱۔ چاند کی رویت ہو جائے خواہ ہر ایک بذات خود دیکھ سکے یا کچھ معتبر قسم کے لوگ ماہ رمضان کی رویت کی شہادت دے دیں فرمایا گیا: ”اذا رأيتم الهلال فصوموا“ جب چاند کی رویت ہو جائے تو صوم رکھو۔ (بخاری و مسلم)

چاند کی رویت سے متعلق ایک مسلم ماعقل، بالغ اور معتبر شخص کی شہادت ہی قابل قبول ہوگی کافر، بچے، جھوٹے اور کمزور نگاہ والے کی شہادت کا اعتبار نہ ہو گا نیز دخول رمضان کے متعلق ایک ہی آدمی کی شہادت کافی سمجھی جائے گی حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں لوگ چاند دیکھ رہے تھے میں نے آپ ﷺ کو خبر دی کہ میں نے چاند دیکھ لیا ہے۔ پھر آپ نے خود صوم رکھا اور لوگوں کو رکھنے کا حکم دیا (ابوداؤد۔ حاکم)

لہذا اگر کسی نے قطعی طور پر چاند دیکھ لیا ہے تو اس پر واجب ہے کہ ذمہ داران کو خبر کر دے خواہ یہ چاند رمضان کا ہو یا شوال و ذی الحجہ کا کیونکہ صوم رکھنا، توڑنا اور حج جیسے واجبات اسی رویت ہلال پر موقوف ہیں۔ اگر چاند دیکھنے والا ذمہ داران سے دور ہو اور خبر پہنچانا ممکن نہ ہو تو خود صوم رکھے اور خبر پہنچانے کی حسب استطاعت تگ و دو کرے اور اگر اسلامی حکومت کے ریڈیو وغیرہ نے رمضان سے متعلق اطلاع دی ہو تو اس خبر کی بنیاد پر صوم رکھنا اور توڑنا ضروری ہے کیونکہ یہ اعلان ایک شرعی حجت ہے آپ ﷺ کو جس وقت رویت ہلال کا علم ہوا آپ ﷺ نے حضرت ہلال کو عام اعلان کرنے کا حکم دیا۔ نیز رمضان کی رویت ثابت ہو جانے کے بعد مطلع کا اعتبار نہ ہو گا کیونکہ حکم رویت پر موقوف ہے نہ کہ اختلاف مطلع پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چاند کی رویت پر صوم رکھو اور چاند کی رویت پر صوم توڑ دو۔ (بخاری و مسلم)

۲۔ شعبان کی تیس تاریخ پوری ہو جانے کے بعد سمجھا جائے کہ رمضان شروع ہو گیا ہے کیونکہ قمری مہینہ تیس سے زائد اور انتیس سے کم نہیں ہوتا کبھی تین چار ماہ مسلسل تیس کے اور کبھی انتیس کے ہو جاتے ہیں اگرچہ عموماً ایک ماہ دو ماہ پورا ہوتا ہے اور تیسرا ماہ کم ہو جاتا ہے آپ ﷺ نے فرمایا اگر موسم ابر آلود ہو تو تیس دن پورا کر لیا کرو۔ (ترمذی)

ان احادیث سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ چاند دیکھے بغیر رمضان کا صوم رکھنا نہیں چاہئے اور اگر چاند نہ دیکھا جاسکے تو شعبان کی تیس تاریخ پوری کرنے کے بعد ہی صوم رکھا جائے تیسویں دن صوم رکھنا درست نہیں خواہ بدلی ہو یا نہ ہو جیسا کہ عمار بن یاسر فرماتے ہیں کہ جس نے شک کے دن صوم رکھا اس نے آپ ﷺ کی نافرمانی کی۔ (ابوداؤد، ترمذی، نسائی)

الہی اس ماہ کو ہمارے لئے خیر و برکت کا مہینہ بنا اپنی اطاعت پر مدد فرما اور نافرمانی سے بچا اور ہماری اور ہمارے والدین اور تمام مسلمانوں کی مغفرت فرما (آمین)

## چوتھی مجلس قیام رمضان کا حکم

الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على سيد المرسلين  
محمد وعلى آله وصحبه أجمعين ومن تبعهم باحسان الى يوم  
الدين وبعد:

بھائیو! اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو متعدد اقسام کی عبادتوں کا حکم دیا ہے تاکہ  
بندہ ایک ہی طرح کی عبادت سے اکتا کر اسے چھوڑ نہ دے اور اپنے کو خسارہ میں  
ڈال دے ان عبادتوں میں کچھ فرائض ہیں جن میں کسی طرح کی کمی درست نہیں  
اور کچھ نوافل ہیں جن سے تقرب الہی حاصل ہوتا ہے۔ مثلاً اللہ تعالیٰ نے دن  
ورات میں پنجوقتہ صلاۃ فرض کیا ہے جو ثواب میں پچاس کے برابر ہے پھر ان  
فرائض کی تکمیل اور مزید قربت الہی کے لئے نوافل کی طرف توجہ مبذول کرایا  
جن میں سنن رواتب فجر سے پہلے دو رکعت، ظہر سے پہلے چار اور بعد میں دو،  
مغرب کے بعد دو اور عشاء کے بعد دو رکعتیں ہیں۔ نیز تہجد انہی نوافل سے ہے  
جن کی اللہ تعالیٰ نے کافی مدح سرائی کی ہے فرمایا وَالَّذِينَ يَسْتَوْنَ لِرَبِّهِمْ  
سُجَّدًا وَقِيَامًا (الفرقان: ۶۳) وہ لوگ جو اپنے رب کے لئے سجدہ اور قیام کی  
حالت میں رات گزارتے ہیں۔ ایک حدیث میں فرمایا گیا ”افضل الصلاة  
بعد الفريضة قیام اللیل“ (مسلم) فرض کے بعد افضل صلاۃ تہجد ہے۔ وتر  
بھی رات کی صلاۃ ہے جو ۱، ۳، ۵، ۷، ۹، ۱۱ رکعت تک پڑھی جاسکتی ہے۔ ایک  
رکعت وتر کی ادائیگی سے متعلق آپ نے فرمایا: ”من احب ان یوتر بواحدة  
فلیفعل“ (ابوداؤد، نسائی) جو ایک رکعت وتر پڑھنا چاہے وہ ایک ہی پڑھ لے۔



تین رکعت وتر سے متعلق فرمایا ”من احب ان يوتر بثلاث فليفعَل“ (ابوداؤد، نسائی) جو شخص تین رکعت وتر پڑھنا چاہے تو تین رکعت پڑھے۔ واضح رہے کہ یہ تینوں رکعتیں مسلسل ایک تشہد اور ایک سلام سے پڑھی جائیں جیسا کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے پڑھا تھا ”اوتر بثلاث رکعات لم يسلم الا في آخرهن“ (طحاوی) یعنی حضرت عمر نے تینوں رکعتیں ایک تشہد اور ایک سلام سے پڑھیں یا دو رکعت پڑھ کر سلام پھیر دیں پھر ایک رکعت پڑھیں جیسا کہ عبد اللہ بن عمر کیا کرتے تھے ”انه كان يسلم بين الركعتين والركعة في الوتر الخ“ (بخاری) عبد اللہ بن عمر دو رکعت پڑھ کر سلام پھیر دیتے تھے پھر ایک رکعت پڑھ کر سلام پھیر دیتے تھے۔

پانچ رکعت وتر آپ نے ایک تشہد اور ایک سلام سے پڑھی ہے۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں: ”يصلی من الليل ثلاث عشرة ركعة يوتر من ذلك بخمس لا يجلس في شئ منهن الا في آخرهن“ (بخاری و مسلم) آپ صلی اللہ علیہ وسلم پانچ رکعت وتر پڑھتے تو صرف آخری رکعت میں بیٹھتے تھے۔

سات رکعت وتر پڑھنے کی صورت پانچ رکعت کی طرح ایک تشہد اور ایک سلام سے آپ ﷺ کی سنت ہے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ”يوتر بسبع وبخمس لا يفصل بينهما بسلام ولا كلام“ (احمد، نسائی، ابن ماجہ) آپ ﷺ سات رکعت و پانچ رکعت وتر پڑھتے وقت ان رکعتوں کے درمیان سلام و کلام کے ذریعہ فصل نہیں کرتے تھے۔

نور رکعت وتر بھی آپ دو تشہد اور ایک سلام سے پڑھا کرتے تھے جیسا کہ حضرت عائشہ فرماتی ہیں ”كان يصلی تسع ركعات لا يجلس فيها الا في الثامنة فيذكر الله وبحمده ويدعوه ثم ينهض ولا يسلم ثم يقوم فيصلی التاسعة ثم يقعد فيذكر الله ويحمده ويدعوه ثم يسلم تسليما يسمعون“ النديث (احمد، مسلم) آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسلسل آٹھ



رکعت پڑھ کر آٹھویں رکعت میں تشہد کرتے پھر ذکر و تحمید کے بعد بغیر سلام پھیرے کھڑے ہو جاتے اونویں رکعت پڑھ کر تشہد کرتے ذکر و حمد اور دعا کرتے پھر سلام پھیرتے۔ گیارہ رکعت وتر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو طرح سے پڑھی ہے۔

۱۔ دو دور رکعت پڑھ کر سلام پھیر دیا پھر آخر میں ایک رکعت وتر پڑھی جیسا کہ حضرت عائشہ فرماتی ہیں ”یصلی ما بین ان یفرغ من صلاة العشاء الی الفجر احدی عشرة رکعة یسلم بین کل رکعتین ویوتر بواحدة“ (بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی) آپ صلی اللہ علیہ وسلم صلاۃ عشاء سے فارغ ہونے کے بعد صلاۃ فجر تک گیارہ رکعت پڑھتے تھے ہر دور رکعت پر سلام پھیر دیتے تھے پھر ایک رکعت وتر پڑھ لیتے تھے۔

۲۔ چار چار رکعت پڑھ کر پھر آخر میں تین رکعت آپ نے پڑھی ہے حضرت عائشہ فرماتی ہیں: ”یصلی اربعاً فلا تسأل عن حسنہن وطولہن ثم یصلی اربعاً فلا تسأل عن حسنہن وطولہن ثم یصلی ثلاثاً“ (بخاری و مسلم) آپ چار چار رکعت لمبی اور اچھی طرح سے پڑھتے تھے پھر تین رکعت پڑھتے تھے۔

بھائیو! رمضان المبارک کی راتوں کی صلاۃ کی بڑی فضیلت آئی ہے فرمایا گیا: ”من قام رمضان ايماناً واحتساباً غفرله ما تقدم من ذنبه“ (بخاری و مسلم) جس نے ایمان و نیک نیتی کے ساتھ رمضان کی راتوں میں نوافل پڑھی اس کے پچھلے گناہ (مغائر) معاف کر دیئے جائیں گے۔

صلاۃ تراویح چونکہ قیام رمضان ہے اس لئے ہر مسلمان کو اس کی لگن اور تڑپ ہونی چاہئے اور اس سنہری موقع کو غنیمت سمجھنا چاہئے۔ آپ ﷺ نے خود صلاۃ تراویح مسجد میں باجماعت پڑھائی تھی پھر امت پر فرض کئے جانے کے ڈر سے ترک کر دیا تھا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ایک رات آپ نے

صلاة تراویح پڑھائی پھر لوگ بڑی تعداد میں جمع ہو گئے تیسری یا چوتھی رات آپ نکلے ہی نہیں پھر صبح ہوئی تو آپ نے فرمایا: ”قد رأیت الذی صنعتہ فلم يمنعنی من الخروج الیکم الا انی خشیت ان تفرض علیکم قال وذلك فی رمضان“ (بخاری و مسلم) تم لوگوں نے جو کچھ کیا میں دیکھتا تھا مگر اس ڈر سے نہیں نکلا کہ کہیں تم پر یہ فرض نہ کر دی جائے۔

وتر کے ساتھ صلاۃ تراویح، ۳۱، ۳۹، ۲۹، ۲۳، ۱۹، ۱۳، ۱۱، رکعت تک سلف صالحین سے منقول ہے لیکن صحیح گیارہ رکعت ہی ہے جیسا کہ حضرت عائشہ فرماتی ہیں: ”ماکان یزید فی رمضان ولا فی غیرہ علی احدی عشرة رکعة“ (بخاری و مسلم) آپ ﷺ رمضان یا غیر رمضان میں گیارہ رکعت سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے البتہ تیرہ رکعت سے متعلق بھی ایک روایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے آئی ہے ”کانت صلاة النبی ﷺ ثلاث عشرة رکعة من اللیل“ (بخاری) آپ تیرہ رکعت تہجد پڑھتے تھے۔ حضرت عمر بن الخطاب نے ابی بن کعب اور تمیم الداری کو حکم دیا تھا کہ لوگوں کو تراویح گیارہ رکعت پڑھایا کریں۔ (موطا)

افسوس! کہ آج کل صلاۃ تراویح اتنی عجلت اور تیزی سے پڑھتے ہیں کہ سکون و طہانیت بالکل باقی نہیں رہتی جب کہ اطمینان و سکون صلاۃ کا ایک اہم رکن ہے چنانچہ سلف صالحین ایک ایک رکعت میں کئی کئی سورتیں پڑھ جاتے تھے حتیٰ کہ طول قیام کے سبب انہیں لاٹھی وغیرہ کا سہارا لینا پڑتا تھا جب کہ علماء کا کہنا ہے کہ صلاۃ اتنی جلدی کرنی کہ مقتدیوں کی سنت چھوٹ جائے امام کے لئے مکروہ ہے پھر بھلا سوچئے کہ واجبات کے چھوٹ جانے پر کیا حکم لگایا جاسکتا ہے۔

امن و امان کی صورت میں عورتیں صلاۃ تراویح مسجد میں ادا کر سکتی ہیں حدیث میں ہے ”لا تمنعوا اماء اللہ مساجد اللہ“ اللہ تعالیٰ کی بندیوں کو مسجد سے مت روکو۔ راستہ پر امن ہونے کے ساتھ ساتھ ضروری ہے کہ

عورت نقاب پوش ہو اور وہ خوشبو، بجنے والے زیورات اور بلند آواز سے گفتگو وغیرہ سے پورے طور پر اجتناب کرے اللہ تعالیٰ نے فرمایا وَلَا يَبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا (النور: ۳۱) اپنی زینتوں کو ظاہر نہ کریں مگر جو غیر ارادی طور پر ظاہر ہو جائے واضح رہے کہ مردوں کے برعکس عورتوں کا آخری صف میں پڑھنا سنت ہے آپ نے فرمایا ”خیر صفوف الرجال اولها وشرها آخرها وخیر صفوف النساء آخرها وشرها اولها“ (مسلم) مردوں کے لئے بہتر صف پہلی اور بدتر صف آخری ہے جب کہ عورتوں کے لئے بدتر صف پہلی اور بہتر صف آخری ہے۔

اے اللہ! ہمیں سلف صالحین کا سا عمل کرنے کی توفیق دے اور ہماری، ہمارے والدین اور تمام مسلمانوں کی مغفرت فرما (آمین)

## پانچویں مجلس

# تلاوت قرآن کی فضیلت اور اس کے اقسام

الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على سيد المرسلين  
محمد وعلى آله وصحبه أجمعين ومن تبعهم باحسان الى يوم  
الدين وبعد:

بھائیو! قرآن کریم کی تلاوت بڑی ہی بابرکت اور اجر و ثواب کا باعث ہے  
ارشاد باری ہے: إِنَّ الَّذِينَ يَتْلُونَ كِتَابَ اللَّهِ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَأَنْفَقُوا  
مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ سِرًّا وَعَلَانِيَةً يَرْجُونَ تِجَارَةً لَّنْ تَبُورَ (فاطر: ۲۹، ۳۰)  
جو تلاوت قرآن کرتے ہیں اور صلاۃ و زکوٰۃ کے پابند ہیں وہ ٹوٹا نہ پانے والی  
تجارت کے امیدوار ہیں۔ تلاوت قرآن دو طرح پر ہوتی ہے ایک حکمی ہے جو  
قرآنی خبروں کی تصدیق اور اوامر کی بجا آوری اور نواہی سے اجتناب کو کہا جاتا ہے  
اور دوسری تلاوت لفظی ہے جو قرآنی الفاظ کی ادائیگی کا نام ہے قرآن اور اس کی  
سورتوں اور اس کی آیتوں کی فضیلت سے متعلق بکثرت نصوص وارد ہیں چنانچہ  
حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ایک حدیث مرفوعاً بیان فرماتے ہیں: ”خیر کم من  
تعلم القرآن وعلمه“ (بخاری و مسلم) تم میں بہتر وہ ہے جو قرآن خود سیکھے  
اور دوسروں کو سکھائے۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری مرفوعاً بیان کرتے ہیں:  
”مثل المؤمن الذي يقرأ القرآن مثل الأترجة ريحها طيب وطعمها  
طيب ومثل المؤمن الذي لا يقرأ القرآن كمثل التمرة لا ريح لها  
وطعمها حلو“ (بخاری و مسلم) قرآن پڑھنے والا مومن اترنج کے مانند ہے  
جس کی خوشبو اور لذت دونوں اچھی ہوتی ہے اور قرآن نہ پڑھنے والا مومن

مہجور کے مانند ہے جس کی لذت تو عمدہ ہے مگر اس میں خوشبو نہیں ہوتی۔

حضرت عبداللہ بن مسعود فر فروعاً بیان فرماتے ہیں: ”من قرأ حرفاً من كتاب الله فله به حسنة ، الحسنة بعشر امثالها لا اقول الم حرف ولكن الف حرف ولام حرف وميم حرف“ (ترمذی) جس نے قرآن کا ایک حرف پڑھا اسکے لئے دس نیکیاں لکھی جائیں گی الم ایک حرف نہیں بلکہ الف ایک حرف ہے لام ایک حرف ميم ایک حرف۔

قرآن کی اس عمومی فضیلت کے علاوہ مخصوص سورتوں کی فضیلت میں بھی بکثرت احادیث وارد ہیں حضرت ابو سعید بن المعلى رضی اللہ عنہ سے آپ ﷺ نے فرمایا: لأعلمنك اعظم سورة في القرآن ”الحمد لله رب العالمين“ (بخاری) میں تم کو قرآن کریم کی ایک عظیم سورت ”سورہ فاتحہ“ سکھاؤں گا حضرت ابو ہریرہ مر فروعاً بیان فرماتے ہیں ”من صلى صلاة لم يقرأ بفاتحة الكتاب فهي خداج يقولها ثلاثا فقليل لابی هريرة انا نكون وراء الامام فقال اقرأ بها في نفسك“ (مسلم) جس نے صلاۃ میں سورہ فاتحہ نہیں پڑھی اس کی صلاۃ ناقص رہی لوگوں نے ابو ہریرہ سے پوچھا کہ ہم امام کے پیچھے ہوا کرتے ہیں تو انہوں نے فرمایا کہ دل میں آہستہ سے پڑھ لو۔

ایک بار آپ ﷺ نے سورہ آل عمران اور سورہ بقرہ کے متعلق فرمایا کہ ان دونوں سورتوں کو پڑھا کرو یہ دونوں قیامت کے روز ایک بدلی یا قطار در قطار چڑیوں کی شکل میں تلاوت کرنے والے شخص کی طرف سے احتجاج کریں گی۔ علاوہ ازیں سورہ اخلاص کو ایک تہائی قرآن کے برابر بتایا معوذتین کے متعلق فرمایا ”لم یر مثلھن“ ان جیسی دیکھی نہیں گئی۔

دوستو! قرآن کریم کی تلاوت خصوصاً رمضان المبارک میں کثرت سے کرو حضرت جبریل علیہ السلام اس ماہ رمضان میں آپ کو ایک بار پورا قرآن دھروا تے تھے لیکن وفات کے سال دو مرتبہ دھروایا۔ بنا بریں سلف صالحین صلاۃ

اور غیر صلاۃ میں قرآن کثرت سے پڑھتے تھے امام زہری رحمہ اللہ ماہ رمضان کی آمد پر فرماتے کہ یہ تلاوت قرآن اور کھانے کا مہینہ ہے امام مالک رحمہ اللہ اس ماہ رمضان میں حدیث و مجلس علم کی شرکت چھوڑ کر تلاوت قرآن میں لگ جایا کرتے تھے حضرت قتادہ ہمیشہ ہر ہفتہ اور ماہ رمضان میں ہر تیسرے دن اور آخری عشرہ میں روزانہ قرآن ختم کیا کرتے تھے۔ اور ابراہیم نخعی ماہ رمضان میں ہر تیسرے اور آخری عشرہ میں دوسرے دن قرآن ختم کیا کرتے تھے۔

بھائیو! ان نیک و پاکیزہ شخصیتوں کی اقتداء کرو اور دن رات کے لمحات کو غنیمت سمجھو یہی نیک عمل ہی ہمیں اللہ تعالیٰ سے قریب کرے گا ورنہ یہ عمر اور یہ لمحات ایک گھڑی کے مانند گزر جائیں گے۔

الہی اپنی مرضی کے مطابق تلاوت قرآن کی توفیق دے اور اپنی رحمت سے ہماری، ہمارے والدین اور تمام مسلمانوں کی مغفرت فرما۔ (آمین)



## چھٹی مجلس

### صائمین کے انواع و اقسام

الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على سيد المرسلين  
محمد وعلى آله وصحبه أجمعين ومن تبعهم باحسان الى يوم  
الدين وبعد:

بھائیو! تیسری مجلس میں یہ بات بتائی جا چکی ہے کہ شروع میں صوم کی  
فرضیت دوسرے مرحلے میں ہوئی تھی پھر احکام صوم مستحکم ہو جانے کے بعد لوگ دس  
قسموں میں منقسم ہو گئے۔

۱۔ صوم کی ادائیگی وقت مقررہ پر ہر عاقل و بالغ، مقیم، غیر معذور مسلمان پر  
کتاب و سنت اور اجماع امت سے ثابت ہے ارشاد باری ہے: فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ  
الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ (البقرة: ۱۸۵) جو شخص بھی رمضان کا مہینہ پالے اس پر صوم  
لازم ہے۔ پس ایک کافر پر نہ صوم فرض ہے اور نہ اس کا صوم صحیح ہو گا حتیٰ کہ ماہ  
رمضان میں اسلام لانے سے قبل چھوٹے ہوئے صوم کی قضا بھی نہیں کرے گا،  
البتہ اسلام لانے والے دن کے باقی حصہ میں نہ کھائے نہ پئے، کیونکہ اسلام لاتے  
ہی امور شرعیہ کا مکلف شمار کیا جائے گا۔

۲۔ نابالغ پر صوم فرض نہیں جیسا کہ ارشاد نبوی ہے: ”رفع القلم عن  
ثلاثة عن النائم حتى يستيقظ وعن الصغير حتى يكبر وعن  
المجنون حتى يفيق“ (احمد، ابوداؤد نسائی) سویا ہوا شخص نابالغ اور مجنون یہ  
تینوں شرعاً رفوع القلم (ناقابل مواخذہ) ہیں۔ البتہ سلف صالحین کی اقتداء کرتے  
ہوئے سر پرستوں کو چاہئے کہ بچہ کے اندر صوم کی استطاعت پا کر بطور مشق

اسے صوم کی پابندی کرنے پر توجہ دلائیں۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اپنے بچوں کو صوم کی ٹریننگ اس طرح دیتے کہ مسجد جاتے وقت ساتھ گڑیا لے جاتے تھے اور جب بچے روتے تو گڑیا دے کر بہلا دیا کرتے تھے۔

افسوس کہ آج کل بہت سے لوگ بچے کی رغبت اور استطاعت کے باوجود صوم سے روکتے اور اس کو شفقت و ہمدردی تصور کرتے ہیں حالانکہ شعائر اسلام پر بچوں کی تربیت ہی اصل شفقت و ہمدردی ہے یہ چیز صرف بچے پر نہیں خود اپنی ذات پر ظلم ہے البتہ ضرر کی صورت میں انہیں صوم سے روکا جاسکتا ہے۔ واضح رہے کہ لڑکوں کی علامت بلوغ احتلام، زیر ناف کا ٹکنا، ۱۵ سالہ ہونا ثابت ہے اور لڑکیوں کے لئے ان تینوں کے علاوہ ایک چوتھی علامت حیض بھی ہے۔

۳۔ حدیث مذکور کی روشنی میں مجنون پر صوم فرض نہیں ہے کیونکہ مجنون شخص کے اندر نیت و ارادہ کا فقدان ہوتا ہے جب کہ عبادت کی قبولیت نیت پر ہی منحصر ہے لہذا اگا ہے گا ہے جنون کی صورت میں بحالت افاقہ صوم رکھنا ہوگا اور جنون کی حالت میں معاف رہے گا لیکن اگر جنون دن کے کسی حصہ میں ہو تو اس کا صوم صحیح رہے گا کیونکہ نیت صوم کے وقت صحیح العقل تھا البتہ اگر دن کے کسی حصہ میں افاقہ ہو تو اس دن کا صوم اگرچہ قضاء نہیں کرنا ہوگا لیکن بقیہ وقت اسے کھانا، پینا ترک کرنا ہوگا۔

۴۔ ایسے بوڑھے شخص سے صوم یا کفارہ صوم ساقط ہوگا جو تمیز کی صلاحیت کھو چکا ہے بلکہ یہ غیر ممیز بچے کے مشابہ قرار دیا جائے گا البتہ اگر کبھی تمیز کر لیتا ہو اور کبھی نہ کر پاتا ہو تو بحالت تمیز اس پر صوم واجب ہوگا ورنہ نہیں نیز صلاۃ کا حکم صوم جیسا ہے۔

۵۔ دائمی مریض سے بھی صوم ساقط ہے جس کی شفا یابی کی توقع نہ کی جاسکے کیونکہ یہ حکماً غیر مستطیع قرار پائے گا جب کہ صوم کے لیے استطاعت کا ہونا ضروری ہے۔ فرمایا گیا: ”فَاتَّقُوا اللَّهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ“ (التغابن: ۱۶) اللہ تعالیٰ

سے بقدر استطاعت ڈرو۔ البتہ ہر صوم کی جگہ ایک مسکین کو کھانا کھلانا ضروری ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے کھانا کھلانے کو صوم کا بدل اس وقت قرار دیا تھا جب کہ صوم کی ابتداء فرضیت کے موقع پر صوم اور کھانا کھلانے کے درمیان آدمی کو اختیار دیا گیا تھا۔

واضح ہو کہ معذور شخص کو یہ اختیار ہے کہ ہر صوم کے عوض چوتھائی صاع ”آدھا کلو“ اگر ام ”عمدہ گیہوں“ مساکین و فقراء میں تقسیم کرے یا چھوٹے ہوئے صوم کا حساب لگا کر کھانا تیار کر کے مسکینوں کو کھلا دے۔

بھائیو! دین اسلام حکمت و رحمت پر مبنی ہے اللہ تعالیٰ نے ہر ایک پر اپنے احکام کو اس کا لحاظ رکھتے ہوئے واجب کیا ہے تاکہ ہر ایک خوش دل کے ساتھ انہیں بجالا سکے۔

الہی ہمیں اپنی رضا کے کام اپنانے اور برائیوں سے بچنے کی توفیق مرحمت فرما اور ہمیں ہمارے والدین اور تمام مسلمانوں کو بخش دے (آمین)

## ساتویں مجلس

### صائمین کی ایک جماعت کے متعلق

الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على سيد المرسلين  
محمد وعلى آله وصحبه أجمعين ومن تبعهم باحسان الى يوم  
الدين وبعد:

بھائیو! صائمین کے پانچ گروپ کا ذکر پچھلی مجلس میں ہو چکا ہے اس مجلس میں  
چند کا ذکر انشاء اللہ ہو گا۔

۶۔ اگر مسافر سفر اس غرض سے کر رہا ہو تاکہ اس کو صوم رکھنے یا افطار  
کرنے کا شرعی اختیار حاصل ہو جائے تو اس حیلہ کی بنا پر صوم ترک کرنا حرام ہے  
بلکہ اس مسافر پر صوم واجب ہے لیکن اگر یہ حیلہ مقصود نہ ہو بلکہ کسی ضرورت  
کے پیش نظر سفر کر رہا ہو تو شرعاً اس کو اختیار ہے کہ صوم رکھے یا افطار کرے خواہ  
سفر مختصر ہو یا طویل، داکمی ہو یا وقتی جیسا کہ ارشاد باری ہے:

وَمَنْ كَانَ مَرِيضًا أَوْ عَلَى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ يُرِيدُ اللَّهُ بِكُمُ الْيُسْرَ

وَلَا يُرِيدُ بِكُمُ الْعُسْرَ (البقرة- ۱۸۵) تم میں سے جو شخص بیمار ہو یا سفر پر ہو تو  
اس کو اجازت ہے کہ دوسرے مناسب ایام میں صوم قضا کر لے اللہ تعالیٰ  
تمہارے ساتھ آسانی کرنی چاہتا ہے سختی نہیں چاہتا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ”کنا نسافر مع النبی ﷺ فلم  
يعب الصائم على المفطر ولا المفطر على الصائم“ (بخاری و مسلم) ہم  
نبی ﷺ کے ساتھ سفر کرتے تھے تو صوم رکھنے والے افطار کرنے والوں پر اور  
افطار کرنے والے صوم رکھنے والوں پر انکار نہیں کرتے تھے۔ اگر دوران سفر تیز

گرمی کی وجہ سے ایک ڈرائیور پر رمضان کا صوم شاق گزر رہا ہو تو اس صوم رمضان کو ٹھنڈے ایام تک موخر کر دے لیکن اگر صوم رکھنا اور توڑنا مساوی ہو تو افضل صوم رکھنا ہی ہے تاکہ جلد ہی ذمہ داری سے سبکدوشی اور آپ ﷺ کی اقتداء ہو جائے جیسا کہ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ ماہ رمضان کی شدید گرمی میں ہم لوگ آپ ﷺ کے ساتھ سفر میں نکلے گرمی کی شدت کی وجہ سے بعض لوگ اپنے سروں پر ہاتھ کا سایہ کئے ہوئے تھے اور آپ ﷺ اور عبد اللہ بن رواحہ کے علاوہ ہم میں سے کوئی صوم سے نہ تھا۔ (مسلم)

اگر صوم رمضان ایک مسافر پر گراں گزر رہا ہو تو افطار کر لے بصورت مشقت صوم رکھنا معصیت ہے۔ آپ ﷺ سے کہا گیا کہ کچھ لوگ صوم سے ہیں آپ نے دوبار فرمایا یہی لوگ نافرمان ہیں۔ (مسلم)

اگر مسافر رمضان میں کسی روز دن کے کسی وقت افطار کی حالت میں گھر واپس آجائے تو وہ اس دن کا صوم نہیں رکھ سکتا کیونکہ صوم واجب کی نیت طلوع فجر ہی کے وقت ہونا ضروری ہے البتہ اس دن کے باقی حصہ میں کھانا، پینا ترک رکھنا علماء کے مابین مختلف فیہ ہے کچھ لوگ کہتے ہیں وقت کے احترام کے پیش نظر کھانا، پینا ترک کرنا اور اس دن کے صوم کے صحیح نہ ہونے کی بنا پر قضا کرنا واجب و ضروری ہے۔ بعض علماء کا کہنا ہے کہ دن کے ابتدائی حصہ میں افطار کر لینے کی وجہ سے چونکہ وقت کا احترام ختم ہو چکا ہے اس لئے اس پر صرف قضا واجب ہے اور بقیہ حصہ میں کھانا پینا ترک کرنا ضروری نہیں جیسا کہ عبد اللہ بن مسعود فرمایا کرتے تھے جس شخص نے دن کے شروع حصہ میں کھاپی لیا ہو وہ آخر میں بھی کھائے پیئے۔

۷۔ ایسا مریض جس کی شفا یابی متوقع ہو اس کی تین حالتیں ہو سکتی ہیں:

(الف) اگر مریض پر صوم گراں اور ضرر رساں نہ ہو تو صوم رکھنا واجب

ہے کیونکہ یہ غیر معذور ہے۔

(ب) اگر صوم شاق تو ہو لیکن مضر نہ ہو تو حکم الہی: ”فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيضًا أَوْ عَلَى سَفَرٍ“ (البقرة: ۱۸۴) کے مطابق اس کو اجازت ہے کہ صوم نہ رکھے۔ ایک حدیث میں آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ رخصت کے اختیار کو محبوب اور معصیت کے اپنانے کو مکروہ سمجھتا ہے۔ (احمد، ابن حبان، ابن خزیمہ)

(ج) اگر صوم ضرر رساں ہو تو افطار کرنا واجب اور صوم رکھنا جائز ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَلَا تَقْتُلُوا أَنْفُسَكُمْ إِنَّ اللَّهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيمًا ⑤

(النساء: ۲۹) اپنے آپ کو ہلاک مت کرو اللہ تعالیٰ تم پر مہربان ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا تم پر تمہارے نفس کا حق ہے۔ (بخاری)

اگر دوران صوم رمضان کوئی ایسا مرض پیدا ہو جائے جس کی وجہ سے صوم کی تکمیل مشکل ہو رہی ہو تو دریں صورت افطار جائز ہے اور اگر ماہ رمضان کے دن میں شفا مل جائے اور مریض صوم سے نہ ہو تو اس روز صوم درست نہ ہوگا البتہ بقیہ حصہ میں کھانا پینا حسب اختلاف سابق ترک رکھے۔

اگر مریض کے متعلق ڈاکٹر نے رپورٹ دی ہو کہ صوم ہی موجب مرض یا شفا یابی مؤخر ہونے کا سبب ہے تو اس صورت میں مرض سے بچنے اور اپنی صحت کی محافظت کی خاطر صوم چھوڑا جاسکتا ہے۔ خطرات زائل ہوتے ہی چھوٹے ہوئے صوم کی قضا کر لی جائے اور اگر خطرات زائل ہونے کی امید نہ ہو تو صوم نہ رکھے اور ہر روز ایک مسکین کو کھانا کھلاتا رہے۔

الہی ہمیں ایسے کام کرنے کی توفیق عطا فرما جن سے تیری رضا حاصل ہو سکے اور اپنے غصہ اور نافرمانی کے وسائل و ذرائع سے دور رکھ اور اے ارحم الراحمین! ہماری، ہمارے والدین اور تمام مسلمانوں کی مغفرت فرما (آمین)



## آٹھویں مجلس

### صائمین کے بقیہ اقسام اور قضاء صوم کے اقسام

الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على سيد المرسلين  
محمد وعلى آله وصحبه أجمعين ومن تبعهم باحسان الى يوم  
الدين وبعد:

بھائیو! صائمین کے سات گروپ کے متعلق گفتگو ہو چکی اب یہاں بقیہ  
حضرات کے متعلق انشاء اللہ گفتگو ہوگی۔

۸۔ حائضہ پر صوم حرام ہے اور ایام حیض کا صوم صحیح نہیں آپ صلی اللہ علیہ  
وسلم نے عورتوں کی مجلس کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا تم لوگوں سے بڑھ کر  
عقل اور دین میں کمی والی اور صاحب عقل کی عقل چٹ جانے والی کوئی چیز میں  
نے نہیں دیکھی عورتوں نے کہا کہ اے اللہ کے رسول! ہماری عقل اور دین کی  
کمی کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: کیا ایک عورت کی گواہی مرد کی آدھی گواہی کے برابر  
نہیں ہے؟ عورتوں نے کہا: جی ہاں! آپ نے فرمایا یہ عقل کا نقص ہے۔ کیا  
عورت ایام حیض میں صوم و صلاۃ ترک نہیں کر دیتی؟ عورتوں نے کہا: جی ہاں!  
آپ نے فرمایا: یہ دین کی کمی ہے۔ (بخاری و مسلم)

حیض ایک طبعی اور فطری خون ہے جو عورتوں کو معقود طریقہ پر آتا ہے اگر یہ  
خون غروب آفتاب سے کچھ ہی لمحہ پہلے ظاہر ہو جائے تو اس دن کا صوم باطل  
ہو جائے گا اور اس صوم کی قضا ضروری ہوگی۔ ہاں اگر دن کے کسی حصہ میں یہ  
خون بند ہو جائے تو اس روز کا صوم صحیح نہ ہوگا البتہ حسب اختلاف سابق بقیہ  
حصہ میں کھانا، پینا ترک رکھنا چاہئے۔ اگر طلوع فجر سے چند منٹ قبل رمضان کی

رات میں عورت کو خون آنا بند ہو گیا ہو تو اس پر اس دن کا صوم واجب ہو جائے گا اگرچہ غسل طلوع فجر کے بعد ہی کیوں نہ کرے کیونکہ اس کے پاس صوم کی منافی چیز نہیں رہ گئی جس طرح ایک جنبی شخص صوم رکھ کر غسل جنابت بعد طلوع فجر کر سکتا ہے۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ رمضان کے اندر جنابت کی حالت میں صبح کرتے پھر صوم رکھا کرتے تھے۔ (بخاری و مسلم)

واضح رہے کہ گذشتہ سارے احکام میں حیض اور نفاس والی عورتیں برابر ہیں دونوں پر ان کے چھوٹے ہوئے صوم کی قضا واجب ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا گیا کہ حائضہ صرف صوم قضا کرتی ہے صلاۃ کی قضا نہیں کرتی تو فرمایا کہ ہم ایام حیض سے ہوتے تھے پر ہمیں صوم کی قضا کا حکم دیا گیا صلاۃ کی قضا کا نہیں۔

۹۔ اگر دودھ پلانے والی عورت اور حاملہ کو صوم سے اپنی ذات یا اپنے بچے پر خطرہ محسوس ہو تو صوم ترک کر سکتی ہے البتہ خوف زائل ہو جانے کے بعد چھوٹے ہوئے صوم کی قضا کرنی ضروری ہوگی۔ حضرت انس بن مالک مرفوعاً بیان کرتے ہیں اللہ نے مسافر، شخص سے نصف صلاۃ اور مسافر اور حاملہ اور مرضہ سے پورا صوم معاف کر رکھا ہے البتہ بعد میں گن کر چھوڑے دنوں کے برابر صوم رکھنا ہوگا۔ (نسائی، ترمذی، ابن ماجہ)

۱۰۔ ڈوبتے یا جلتے یا دیوار تلے دبے ہوئے شخص کو بچانے والا شخص اگر غذائی طاقت کی ضرورت محسوس کر رہا ہو تو اس صورت میں صوم کا توڑنا جائز ہی نہیں واجب ہے کیونکہ ایک معصوم جان کو ہلاکت سے بچانا ضروری ہے۔ البتہ چھوٹے ہوئے صوم کی قضا ضروری ہوگی، جس طرح کہ اعلاء کلمۃ اللہ اور مسلمانوں سے دشمنوں کے دفاع کے وقت جہادی طاقت کی خاطر آپ ﷺ نے صحابہ کو ترک صوم کا حکم دیا تھا فرمایا: ”انکم مصبحو عدوکم واللفطرا أقوى لکم فأفطروا وکانت عزمة فأفطرنہا“ (مسلم) صبح دشمنوں سے تمہارا مقابلہ ہے

صوم نہ رکھنے سے تمہیں طاقت ملے گی لہذا صوم مت رکھو حالانکہ یہ صوم واجب تھا، لہذا سبھوں نے افطار کر لیا۔

مذکورہ اسباب کی بنا پر جنہیں افطار کی اجازت ملی ہے اگر ان کے پاس کوئی ظاہری سبب موجود ہے ”مثلاً مریض، غیر مستطیع بوڑھا، توان کے اعلانیہ ترک صوم پر نکیر نہ کیا جائے البتہ اگر سبب خفی ہو ”مثلاً حائضہ عورت“ ہلاکت سے رہائی دینے والا شخص، تو انہیں چاہئے کہ افطار چھپ کر کیا کریں تاکہ لوگوں کو بدگمانی اور جاہل کو دھوکہ نہ ہو سکے کہ بدون عذر افطار جائز ہے۔ عذر زائل ہوتے ہی پہلی فرصت میں چھوٹے ہوئے صوم کی قضا مستحب ہے البتہ دوسرے رمضان سے اتنے روز پہلے تک مؤخر کیا جاسکتا ہے جس میں چھوٹے ہوئے صوم کی قضا کی جاسکے۔ لیکن بغیر عذر تاخیر نہیں کرنی چاہئے اور اگر عذر مسلسل ہو اور قضا پر قدرت نہ ہو سکے اور اسی حالت میں انتقال ہو جائے تو فریضہ اس سے ساقط شمار کیا جائے گا۔ جس طرح ماہ رمضان آنے سے قبل ہی کوئی انتقال کر جائے تو اس پر صوم نہیں ہوتا ہے اور اگر قضا پر قدرت کے باوجود کوتاہی کی اور انتقال کر گیا تو اولیاء کو چاہئے کہ ان تمام ایام کے صوم کی قضا کریں جن میں اس کو قدرت تھی۔ جیسا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص انتقال کر جائے اور اس پر صوم باقی ہو تو اس کی طرف سے اس کے اولیاء صوم رکھ دیں۔ (بخاری و مسلم)

الہی ہمارا حشر متقیوں کے ساتھ کر اور اپنے صالح بندوں سے ملادے (آمین)

## نوویں مجلس صیام کی حکمتیں

الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على سيد المرسلين محمد وعلى آله وصحبه أجمعين ومن تبعهم باحسان الى يوم الدين وبعد۔

بھائیو! اللہ تعالیٰ خود حکیم ہے اس نے اپنی مخلوق اور شریعت کی بنیاد زبردست حکمت پر رکھی ہے اپنی مخلوق کے لئے ایسی شریعت دی ہے جس سے ایمان میں اضافہ اور عبادت میں کمال حاصل ہو سکے اس زبردست حکمت تک بعض کی رسائی ہوئی اور بعض کی نہیں ہو سکی جو ہمارے عجز و کوتاہ علمی کی واضح دلیل ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے خود ارشاد فرمایا ہے: ”وَمَا أَوْتِيْتُهُمِنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا“ (الاسراء: ۸۵) تمہیں علم بہت ہی کم دیا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے عبادتوں کی مشروعیت اور معاملات کو منظم محض اپنے خالص بندوں اور نفس پرستوں کے مابین تمیز و آزمائش کے لئے کیا ہے نیز مختلف طرح کی عبادتیں اسی حکمت پر مشتمل ہیں فرمایا: وَلِيُمَخِّصَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا (آل عمران: ۱۴۱) اور تاکہ اللہ تعالیٰ مومنوں کی چھٹائی کر سکے۔ صیام کی ان متعدد حکمتوں میں سے چند مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ صوم ایک ایسی عبادت ہے جس میں بندہ اپنی دنیوی لذتوں کو مخصوص وقت میں چھوڑ کر قربت الہی حاصل کرتا ہے جو بندے کی ایمانی صداقت، کمال عبودیت اور گہری محبت کی علامت ہے کیونکہ انسان محبوب چیز کو کسی اہم ترین چیز کے ملنے ہی پر چھوڑتا ہے بہت سے ایسے مسلمان ہیں کہ انہیں بلا عذر رمضان کا

ایک صوم توڑنے کے لئے مارا جائے یا قید میں ڈال دیا جائے پھر بھی وہ افطار کرنے پر رضامند نہ ہوں گے۔

۲۔ صوم سے انسان کے دل میں اللہ کا خوف پیدا ہوتا ہے فرمایا گیا: ”یا ایہا الذین آمنوا کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم لعلکم تتقون“ (البقرہ: ۱۸۳) اے مومنو! تم پر صوم فرض کیا گیا ہے جیسا کہ تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیا گیا تھا تو قہر ہے کہ تمہارے اندر تقویٰ پیدا ہو۔ یہی وجہ ہے کہ صائم جب کسی گناہ کا ارادہ کرتا ہے تو اپنے صوم کو یاد کرتے ہی اس کے ار تکاب سے باز آ جاتا ہے۔ آپ ﷺ نے ایک صائم کو تعلیم بھی دی کہ کوئی گالی گلوں کرنے پر آمادہ ہو تو اس سے کہہ دو کہ میں صائم ہوں۔

۳۔ صوم سے قلب و دماغ پورے طور پر ذکر و فکر کے لئے فارغ ہو جاتا ہے جب کہ لذتوں کا استعمال موجب غفلت ہے بلکہ دل کی سختی اور حق سے اندھا پن تک پہنچا دیتا ہے اس لئے آپ ﷺ نے کم خوری کی تعلیم دیتے ہوئے فرمایا کہ معدہ سے بدتر کوئی برتن ابن آدم نے بھرا ہی نہیں زندگی کے بقاء کے لئے انسان کو چند لقمے کافی ہیں اگر بہت ضروری ہو تو ایک تہائی کھانے کے لئے ایک تہائی پانی کے لئے اور ایک تہائی سانس کے لئے رکھنا چاہئے۔ (احمد، نسائی، ابن ماجہ) ابو سلیمان الدارانی فرماتے ہیں کہ انسان جب بھوکا اور پیاسا ہوتا ہے تو دل صاف شفاف اور نرم رہتا ہے اور آسودگی ہونے پر دل اندھا ہو جاتا ہے۔

۴۔ صوم سے ایک مالدار شخص کے دل میں ان لذتوں کی قدر پیدا ہوتی ہے جس سے یہ متمتع اور دوسرے بہت سے لوگ محروم ہیں پھر اللہ تعالیٰ کی شکر گزاری میں اپنے بھوکے، پیاسے بھائی پر صدقات و خیرات کرتا ہے یہی وجہ ہے کہ آپ ﷺ یوں تو لوگوں میں زیادہ سختی تھے ہی آپ کی سخاوت اس وقت بڑھ جاتی جس وقت جبریل علیہ السلام آپ کے پاس آتے اور قرآن کا نذر کر دیتے۔

۵۔ صوم سے انسان کو ضبط نفس اور کنٹرول کرنے پر ٹریننگ ملتی ہے جس سے آدمی کو خیر و فلاح کی رہنمائی حاصل ہوتی ہے کیونکہ مطلق العنانی آدمی کو ہلاکت نے گڈھے میں ڈھکیل دیتی ہے۔

۶۔ صوم آدمی کے نفسانی کبر و غرور کو ختم کر کے اس کو حق کا تابع اور مخلوق کے لئے نرم کر دیتا ہے۔ کیونکہ دنیاوی لذتوں سے متمتع ہونے والا شخص کبر و غرور، تمرد و سرکشی پر اتر آتا ہے جو آدمی کی ہلاکت کا سبب ہوتی ہے۔

۷۔ صوم کی حالت میں بھوک و پیاس کی وجہ سے خون کا دوران کم ہو جاتا ہے جس سے انسانی بدن میں شیطان کی دوڑ بھی کم ہو جاتی ہے جب کہ شیطان انسانی جسم میں خون کے مانند دوڑ لگاتا ہے یہی سبب ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اے جوانو! تم میں جو شخص قوت مردانگی رکھتا ہو وہ شادی کر لے کیونکہ نکاح آدمی کی نگاہ پست کر دیتا ہے اور شرم گاہ کی حفاظت کرتا ہے اور جو شخص طاقت نہ رکھتا ہو وہ صوم رکھے کیونکہ صوم شہوت کی حدت کم کر دیتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

۸۔ کم خوری اور ایک مخصوص وقفہ میں آلات ہاضمہ کو راحت پہنچانے پر جو جسمانی صحت ممکن ہو سکتی ہیں حاصل ہوتی ہیں اور جسم کے لئے نقصان دہ رطوبات کا خاتمہ ہوتا ہے۔

اللہ! ہماری، ہمارے والدین اور تمام مسلمانوں کی مغفرت فرماتے ہوئے دنیوی و اخروی سعادتوں سے نواز دے۔ (آمین)



## صیام کے ضروری آداب

الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على سيد المرسلين محمد وعلى آله وصحبه أجمعين ومن تبعهم باحسان الى يوم الدين وبعد۔

بھائیو! صوم کے بہت سے آداب ہیں جن کے بغیر صوم ناقص و نامکمل شمار ہو گا ان میں کچھ ضروری آداب ہیں جن کی رعایت ہر صائم کے لئے ضروری ہے اور کچھ استحبائی آداب ہیں جن کی رعایت اولیٰ و بہتر ہے اس مجلس میں چند ضروری آداب کا تذکرہ ہو گا۔

۱۔ صائم تمام قویٰ اور فعلی عبادات خصوصاً پنجوقتہ صلاۃ باجماعت مسجد میں ادا کرنے کا التزام کرے کیونکہ یہ اس تقویٰ کا ثمرہ ہے جس کے لئے صوم امت محمدیہ پر فرض ہوا ہے اور صلاۃ کا ضیاع تقویٰ کے منافی ہے ارشاد باری ہے: ”فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ أَضَاعُوا الصَّلَاةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهْوَةَ فَسُوفَ يَكْفُونَ عِقَابٌ إِلَّا مَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهُمْ أَجْرٌ كَثِيرٌ“ (مریم: ۵۹، ۶۰) ان کے بعد ایسے ناکارہ جانشین ہوئے جنہوں نے صلاۃ ضائع کر دیا اور خواہشات کی پیروی کی، عنقریب یہ لوگ جہنم میں ڈالے جائیں گے، ہاں جنہوں نے توبہ کی اور ایمان لائے اور عمل صالح کئے وہ جنت میں داخل کئے جائیں گے ان پر ذرہ برابر بھی ظلم نہ ہو گا۔ حضرت ابو ہریرہؓ مرفوعاً بیان کرتے ہیں کہ عبد اللہ ابن ام مکتومؓ آپ ﷺ کے پاس تشریف لائے اور کہا میں نابینا شخص ہوں میرے پاس کوئی رہنمائی کرنے والا نہیں مجھے اجازت دے دیں کہ میں

گھر پر ہی صلاۃ ادا کروں آپ نے فرمایا کہ اذان سنتے ہو؟ انہوں نے کہا ہاں، آپ نے فرمایا تب تم پر ضروری ہے۔ (مسلم)

بعض روایتوں میں آتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جماعت چھوڑنے والوں کے گھروں میں آگ لگانے تک کارا دہ کر لیا تھا آپ نے ترک جماعت کو منافقین کی مشابہت قرار دیا ہے۔ آپ کے عہد مبارک میں معذور حضرات دو آدمیوں کے سہارے مسجد میں پہنچ کر باجماعت صلاۃ ادا کرتے تھے چنانچہ آپ نے باجماعت صلاۃ کا ثواب تنہا صلاۃ پر ستائیں گنا فائق و برتر قرار دیا ہے۔ (بخاری و مسلم)

۲۔ صائم پر ضروری ہے کہ اللہ اور اس کے حرام کردہ تمام افعال و اقوال بالخصوص اللہ اور اس کے رسول پر غلط الزام لگانے سے اجتناب کرے آپ نے فرمایا: ”من کذب علی متعمداً فلینبأ مقعده من النار“ (بخاری و مسلم) جس نے مجھ پر کذب بیانی کی اس کا ٹھکانہ جہنم ہے۔

۳۔ صائم پر ضروری ہے کہ غیبت سے اجتناب کرے خواہ یہ غیبت کسی شخص کی خلقت سے متعلق ہو یا اس کے عادات و اطوار سے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے غیبت کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا کہ اپنے مسلمان بھائی کا ذکر اس طرح پر کیا جائے کہ وہ اس کو ناپسند کرے پوچھا گیا اگر اس بھائی میں وہ عیب پایا جاتا ہو؟ آپ نے فرمایا یہی غیبت ہے اور اگر اس میں وہ عیب نہیں ہے تو اس پر بہتان ہو گا۔ (مسلم)

ایک روایت میں ہے کہ معراج کی رات آپ کا گزر ایک ایسے گروہ سے ہوا جن کے ناخون پیتل کے تھے وہ ان سے اپنے چہرے اور سینے نوچ رہے تھے آپ نے پوچھا جبریل! یہ کون لوگ ہیں انہوں نے کہا یہ ایسے لوگ ہیں جو لوگوں کی غیبت و برائی کیا کرتے تھے۔ (ابوداؤد)

۴۔ چغل خوری سے اجتناب ضروری ہے کیونکہ یہ گناہ کبیرہ ہے آپ ﷺ نے فرمایا کہ چغل خور جنت میں داخل نہ ہو گا۔ (بخاری و مسلم) ایک روایت میں جماعت سے صلاۃ ادا کرنے کا حکم جب حالت خوف اور میدان جنگ میں دیا گیا ہے تو امن و سکون کی حالت میں بدرجہ اولیٰ ہو گا۔

ہے کہ آپ کا گزر دو ایسی قبروں سے ہوا جن میں ایک کو استیخانہ کرنے اور دوسرے کو چغل خوری کرنے پر عذاب دیا جا رہا تھا۔ (بخاری و مسلم)

۵۔ دھوکہ و فریب سے اجتناب ضروری ہے خواہ خرید و فروخت، رہن و کرایہ جیسے معاملات سے متعلق ہو یا نصیحت و مشورہ سے کیونکہ یہ بھی گناہ کبیرہ ہے۔ آپ نے فرمایا جس نے دھوکہ دیا وہ ہمارے طریقہ سے ہٹا ہوا ہے۔ (بخاری و مسلم)

۶۔ لہو و لعب کے تمام سامان خصوصاً سریلی آواز اور محرک شہوات گانوں کے استعمال سے صائم کو اجتناب کرنا ضروری ہے آپ ﷺ نے اس کو زنا کے ساتھ ذکر فرمایا ہے ”لیکونن من امتی اقوام یستحلون الحر والحریر والخمر والمعازف“ (بخاری) میری امت میں ایک ایسا گروہ ہو گا جو زنا، ریشم شراب اور گانا بجانا جائز قرار دے گا۔

بھائیو! اس زمانہ میں بہت سے ہمارے بھائی اس کو جواز کا درجہ دے کر اعلانیہ طور پر اپنا رہے ہیں جو حقیقتاً دشمنان اسلام کے حربہ و تدبیر کی زبردست کامیابی کی دلیل ہے کہ مسلمانان اسلام کو ذکر الہی اور دینی و دنیوی اہم مقاصد سے ہٹا دیا جائے۔ امر واقعہ بھی ایسا ہی ہے کہ ہمارے اکثر بھائی ان لغویات کو سننے میں قرأت قرآن، حدیث نبوی، اقوال سلف کے سننے سے کہیں زیادہ وقت صرف کرتے ہیں حالانکہ آپ نے ایک حدیث میں فرمایا کہ جو شخص جھوٹ اور غلط فعل سے نہ بچ سکے اللہ تعالیٰ کو اس کے کھانا، پینا چھوڑنے کی قطعاً ضرورت نہیں ہے۔

الہی ہمارے دین کی حفاظت فرما اور ہمارے اعضاء کو ایسی چیزوں کے ارتکاب سے باز رکھ لے جن سے تو غصہ ہوتا ہے اور ہماری اور ہمارے والدین اور تمام مسلمانوں کی مغفرت فرما۔ (آمین)

## گیارہوں مجلس صوم کے مستحب آداب

الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على سيد المرسلين محمد وعلى آله وصحبه أجمعين ومن تبعهم باحسان الى يوم الدين وبعد.

بھائیو! گزشتہ مجلس میں صوم کے وجوبی آداب کا ذکر ہو چکا اب اس مجلس میں استحبابی آداب کا ذکر ہو گا۔

۱۔ آپ ﷺ کے حکم کی بجا آوری اور آپ کے فعل کی اتباع اور سحری کو عبادت اور اپنے لئے مقوی ہونے کی نیت و ارادہ سے صائم کارات کے آخری حصہ میں سحری کھانا سنت ہے کیونکہ سحری ہی ہمارے اور اہل کتاب کے صوم میں فرق ہے آپ نے فرمایا کہ اللہ اور اس کے فرشتے سحری کھانے والوں پر صلاۃ (رحمت اور دعاء مغفرت) بھیجتے ہیں۔ (احمد) سحری میں تاخیر سنت ہے بشرطیکہ طلوع فجر کا ڈرنہ ہو۔ ایک روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم صلاۃ فجر اور سحری کھانے میں اتنا وقفہ رکھتے تھے جس میں آدمی پچاس آیت پڑھ سکے۔ (بخاری) طلوع فجر ہوتے ہی کھانے پینے سے رک جائے اور دل میں نیت کر لے زبان سے ادائیگی کی ضرورت نہیں ہے بلکہ یہ بدعت ہے۔

۲۔ غروب آفتاب کا یقین ہوتے ہی افطار میں جلدی کرنا مستحب ہے آپ ﷺ نے فرمایا لوگ اس وقت تک خیر پر رہیں گے جب تک افطار میں جلدی کریں گے۔ (بخاری و مسلم) ایک حدیث قدسی میں آتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے محبوب وہ بندے ہیں جو افطار میں جلدی کرتے ہیں۔ (احمد) ترکھجور سے

افطار سنت ہے اگر یہ میسر نہ ہو تو سوکھی کھجور اور اگر یہ بھی نہ ہو تو پانی سے افطار کیا جائے۔ (احمد، ابوداؤد، ترمذی)

اگر ان مذکورہ اشیاء میں کچھ بھی موجود نہ ہو تو کھانے، پینے کی چیزوں میں سے کسی سے بھی افطار ہو سکتا ہے اور کچھ نہ ملنے کی صورت میں افطار کی نیت کر لینا کافی ہے انگلی چوسنا اور تھوک جمع کر کے نگل جانا جہالت ہے۔ افطار کے وقت ”ذَهَبَ الظَّمَا وَابْتَلَّتِ الْعُرُوۡقُ وَثَبَتَ الْأَجْرُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ“ پڑھنا مسنون ہے۔ (ابوداؤد)

۳۔ قرآن کی تلاوت، ذکر و اذکار، صلاۃ و صدقات بکثرت کرے۔ آپ نے فرمایا رمضان میں ذکر الہی کرنے والے کی مغفرت کر دی جاتی ہے ایک روایت میں ہے تین اشخاص صائم، عادل اور مظلوم کی دعا رد نہیں کی جاتی (ابن خزیمہ، ابن حبان) آپ ﷺ دین کی سر بلندی اور امت کی ہدایت و رہنمائی میں علم، جان، مال ہر طرح کی سخاوت کیا کرتے تھے حتیٰ کہ اس ماہ رمضان میں جبریل کی ملاقات کے وقت آپ کھلی ہو اسے بھی زیادہ فیاض و سخی ہو جاتے تھے۔

۴۔ صیام رمضان کی توفیق و تسہیل پر صائم کو شکر گزار ہونا چاہئے جو گناہوں کے کفارہ اور رفع درجات کا سبب ہے جب کہ اس کا رخصت سے بہت سے لوگ رمضان آنے سے قبل ہی انتقال کر جاتے یا اپنی کمزوری یا گمراہی کی وجہ سے محروم رہ جاتے ہیں۔ ابن رجب فرماتے ہیں صائم دو طرح کے ہوتے ہیں۔

(الف) جنہوں نے دنیاوی لذتوں کو محض حصول جنت کی امید میں چھوڑا ہے انہوں نے اپنا تجارتی معاملہ ایک ایسی ذات سے کیا ہے جس کے پاس خسارہ ہو ہی نہیں سکتا جیسا کہ آپ ﷺ نے ایک صحابی سے فرمایا تھا کہ تم اللہ تعالیٰ کے خوف سے جب بھی کوئی چیز چھوڑو گے تو اللہ تعالیٰ تمہیں اس سے بہتر چیز دے گا۔ (احمد) دوسری جگہ فرمایا: ”رَأَيْتُ رَجُلًا مِنْ أُمَّتِي يَلْهَثُ عَطْشًا كَلِمًا دَنَا مِنْ حَوْضٍ مَنَعَ وَطَرْدَ فَجَاءَهُ صِيَامُ رَمَضَانَ فَسَقَاهُ وَأَرْوَاهُ“

(طبرانی) میں نے ایک امتی کو دیکھا کہ وہ پیاس سے کچھڑ چاٹ رہا ہے اور جب حوض کے قریب پہنچتا ہے بھگا دیا جاتا ہے اتنے میں اس کا صوم آتا ہے اور اس کو سیراب کرتا ہے۔

(ب) جس نے اللہ تعالیٰ کے علاوہ تمام دنیاوی چیزوں سے اپنے آپ کو روکے رکھا اور اپنے دل و دماغ کی حفاظت کی۔ موت و حشر کی یاد اور آخرت طلبی میں دنیاوی زینتوں کو چھوڑے رکھا دراصل ایسے شخص کی عید بروز قیامت اللہ تعالیٰ کی ملاقات اور اس کے دیدار کے وقت ہوگی۔

الہی ہمارا باطن اپنے اخلاص سے اور عمل اپنے رسول کی اتباع سے آراستہ فرما اور ہمیں ہمارے والدین اور تمام مسلمانوں کو اپنی رحمت سے بخش دے۔ (آمین)



## تلاوت قرآن کی دوسری قسم (تلاوت حکمی)

الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على سيد المرسلين محمد وعلى آله وصحبه أجمعين ومن تبعهم باحسان الى يوم الدين وبعد۔

بھائیو! پانچویں مجلس میں یہ بات آچکی ہے کہ تلاوت قرآن کی ایک قسم تلاوت لفظی اور دوسری تلاوت حکمی ہے جو رسول اللہ ﷺ کی دی ہوئی خبروں کی تصدیق اور احکام شریعہ کی اتباع بلکہ تمام مامورات کی بجا آوری اور منہیات سے اجتناب کا نام ہے۔ دراصل نزول کا بنیادی مقصد یہی تلاوت حکمی ہی ہے فرمایا گیا ”يَكْتُبُ أَنْزَلْنَاهُ إِلَيْكَ مُبَارَكٌ لِيَذَّبَ رُؤُوسَ الْيَاقُوتِ وَلِيَتَذَكَّرَ أُولُو الْأَلْبَابِ“

(ص: ۲۹) ہم نے آپ پر ایک بابرکت کتاب نازل کی ہے چاہئے کہ اہل خرد اس کی آیتوں پر غور کریں اور عبرت حاصل کریں۔

چنانچہ سلف صالحین رحمہم اللہ قرآن سیکھتے اور پورے ایمان و یقین کے ساتھ اس پر عمل پیرا ہوتے تھے حضرت ابو عبد الرحمن السلمی فرماتے ہیں قرآن پڑھانے والے اساتذہ بتایا کرتے تھے کہ حضرت عثمان، عبد اللہ بن مسعود وغیرہ رسول اللہ ﷺ سے دس آیتیں سیکھ کر اس وقت تک آگے نہیں بڑھتے تھے جب تک علم و عمل دونوں نہ سیکھ لیتے اور یہ کہتے تھے کہ ہم لوگوں نے قرآن، علم اور عمل تمام کو سیکھا ہے۔ تلاوت قرآن کی اس قسم پر ہی سعادت و شقاوت منحصر ہے۔ فرمایا: فَمَا يَأْتِيَنَّكُمْ مَتَى هُدًى فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَايَ فَلَا يَضِلُّ وَلَا يَشْغَى وَمَنْ أَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِي فَإِنَّ لَهُ مَعِيشَةً ضَنْكًا وَنَحْشُرُهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ أَعْمَى

(ط: ۱۲۳، ۱۲۴) تمہارے پاس میری طرف سے ہدایت

آئی جس نے اس کی اتباع کی وہ نہ بد بخت ہو گا اور نہ گمراہ اور جس نے میرے ذکر سے انحراف کیا اس کا رزق تنگ ہو گا اور اسے ہم بروز قیامت اندھا اٹھائیں گے۔ قرآن نے ان بد نصیبوں کا نقشہ یوں کھینچا ہے أُولَٰئِكَ كَالْإِغْلَامِ بَلْ هُمْ أَضَلُّ أُولَٰئِكَ هُمُ الْغَافِلُونَ (الاعراف: ۱۵۹) یہ لوگ جانوروں سے

بھی بدتر ہیں یہی لوگ غفلت برتنے والے ہیں۔

حضرت سمرہ بن جندب کی لمبی روایت آتی ہے کہ آپ ﷺ نے ایک روز صلاۃ فجر کے بعد بیان فرمایا رات میں نے خواب دیکھا کہ میرے پاس دو آدمی آئے اور مجھے ایک ایسے شخص کے پاس لے گئے جو چپ لیٹا ہوا تھا اس کے پاس دوسرا شخص پتھر لئے کھڑا تھا وہ سوئے ہوئے شخص کے سر پر جو نہی پتھر مارتا سر چور چور ہو جاتا اور پتھر دور جا کر تا آدمی پتھر لے کر جب تک واپس آتا اس کا سر پہلے کی طرح درست ہو جاتا اس طرح اس کے ساتھ برابر ہوتا رہتا آپ نے جبریل سے پوچھا یہ کون ہے انہوں نے کہا آگے بڑھے پھر جبریل نے بتایا کہ یہ وہ شخص ہے جس نے قرآن پڑھا پھر اس کو چھوڑ دیا اور پنجوقتہ صلاۃ سے لاپرواہی کرتا رہا۔ (صحیح بخاری) عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ سے مروی ہے کہ قرآن بروز قیامت ایک انسان کی شکل میں لایا جائے گا پھر ایسا شخص پیش کیا جائے گا جس نے قرآن سیکھا لیکن اوامر کی مخالفت کرتا رہا پھر قرآن کو اس کا فریق مخالف قرار دیا جائے گا پھر یہ اللہ تعالیٰ سے کہے گا کہ اے میرے رب! مجھے ایک بدترین شخص ملا جس نے میرے حدود کو پامال کیا فرائض کو ضائع کیا معصیت کا ارتکاب کیا اور طاعت سے اجتناب کیا یہ شخص برابر اس پر حجت قائم کرتا رہے گا یہاں تک کہ حکم الہی ہو گا کہ اس کے معاملہ کو تم خود حل کرو قرآن اس شخص کا ہاتھ پکڑ لے گا اور چہرے کے بل جہنم میں پھینک دے گا۔

بھائیو! یہ قرآن اگر پہاڑ پر اتارا گیا ہو تا تو پہاڑ ریزہ ریزہ ہو جاتا مگر افسوس کہ

اس قرآن کو سننے کے لئے کان روادار نہیں اور نہ ہی دل میں خشیت اور آنکھوں میں نمی کا شائبہ پایا جاتا ہے پھر بھی اس قرآن کو اپنے لئے سفارشی سمجھے ہوئے ہیں کیسے آپ فریق مخالف سے شفاعت کی توقع کئے ہوئے ہیں جب کہ آیات قرآنیہ سے دل میں گداز نہیں آتا، ماہ رمضان کی آمد پر بھی شقاوت کے بادل نہیں چھٹتے نوجوان خواب غفلت سے بیدار نہیں ہوتے اور بوڑھے ارتکاب معاصی سے باز نہیں آتے۔

الہی اپنی کتاب کی صحیح تلاوت کی اور اس کے الفاظ و معانی کو قائم رکھنے اور حدود کی حفاظت کرنے کی توفیق دے اور ہماری، ہمارے والدین اور تمام مسلمانوں کی مغفرت فرما۔ (آمین)

## تیرھویں مجلس

### تلاوت قرآن کے آداب

الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على سيد المرسلين محمد وعلى آله وصحبه أجمعين ومن تبعهم باحسان الى يوم الدين وبعد۔

بھائیو! یہ قرآن جس کو آپ پڑھتے سنتے، حفظ کرتے اور لکھتے ہیں اللہ تعالیٰ کا کلام ہے جس کو اس نے حقیقی طور پر اپنے شلیان شان خود ہی ادا کیا ہے اور جبریل پر القاء فرما کر آپ ﷺ کے قلب پر اتار دیا ہے تاکہ آپ ﷺ لوگوں کو عربی زبان میں ڈرا سکیں اس کتاب کی عظمت و اہمیت مختلف انداز میں خود اللہ تعالیٰ نے بیان کی ہے ارشاد ہے: يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَكُمْ بُرْهَانٌ مِّن رَّبِّكُمْ وَأَنزَلْنَا إِلَيْكُمْ نُورًا مُّبِينًا (النساء: ۱۷۴) اے لوگو! تمہارے رب کی جانب سے تمہارے پاس

برہان و دلیل آئی اور ہم نے تمہاری طرف نور مبین اتارا ہے اور فرمایا: لَإِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ ① (الحجر: ۹) بے شک ہم نے قرآن نازل کیا ہے اور ہم ہی اسکی حفاظت کرنے والے ہیں۔ دوسری جگہ فرمایا: قُلْ لِّمَنِ اجْتَمَعَتِ الْإِنْسُ وَالْجِنُّ عَلَى أَنْ يَأْتُوا بِمِثْلِ هَذَا الْقُرْآنِ لَا يَأْتُونَ بِمِثْلِهِ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيرًا ② (الاسراء: ۸۸) اگر تمام جن و انس اس جیسا

قرآن پیش کرنے کے لئے اکٹھے ہو جائیں تو پیش نہیں کر سکتے گویا دوسرے کی مدد ہی کیوں نہ کرے۔ نیز فرمایا: لَوْ أَنزَلْنَاهُذَا الْقُرْآنَ عَلَى جَبَلٍ لَّرَأَيْتَهُ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللَّهِ وَتِلْكَ الْأَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ ③ (الحشر: ۲۱) اگر اس قرآن کو ہم پہاڑ پر اتارتے تو وہ اللہ تعالیٰ کے خوف

سے ریزہ ریزہ ہو جاتا ہم لوگوں سے یہ مثالیں اس لئے بیان کرتے ہیں تاکہ وہ غور و فکر کریں۔ اللہ تعالیٰ نے جنوں کے متعلق فرمایا: "إِنَّا سَمِعْنَا قَوْلَ الْكَافِرِينَ يَهْدِي إِلَى الرُّشْدِ قَامَتَا" (الجن: ۱) جنوں نے کہا ہم نے ایک عجیب قرآن سنا

ہے جو خیر و فلاح کی طرف رہنمائی کرتا ہے پس ہم لوگ اس پر ایمان لے آئے۔ مذکورہ اوصاف حمیدہ قرآن کی عظمت، اس کے واجب التعظیم ہونے، اس کی تلاوت کے آداب ملحوظ رکھنے اور دوران تلاوت لغویات سے دور رہنے پر دلالت کرتے ہیں ذیل میں چند آداب ذکر کئے جاتے ہیں تاکہ تلاوت قرآن کے وقت ہم ان کا پاس و لحاظ رکھیں۔

۱۔ تلاوت قرآن ایک اہم عبادت ہے اس لئے دیگر عبادات کی طرح اس میں بھی اخلاص و للہیت ملحوظ رہنی چاہئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ قرآن کو اللہ کی رضا جوئی کے لئے پڑھو قبل ازیں کہ ایک ایسی جماعت پیدا ہو جو قرآن کو تیر کے مانند سیدھا کرنے لگے اور قرآن کی اس تلاوت سے ان کا مقصود دنیا ہونہ کہ آخرت۔ (احمد)

۲۔ قرآن کی تلاوت خشیت الہی کے ساتھ معانی پر غور کرتے ہوئے اور دل و دماغ کو حاضر رکھ کر کرے کیونکہ قرآن کلام الہی ہے گویا تلاوت کرنے والا اللہ سے مخاطب ہے۔

۳۔ قرآن کی تلاوت پاک ہو کر کی جائے ناپاک شخص پانی پر طاقت رکھتے ہوئے غسل جنابت اور پانی نہ ہونے یا کسی عذر کی صورت میں تیمم سے فراغت کے بعد ہی قرآن کی تلاوت کرے لیکن اگر تلاوت مقصود نہ ہو تو ذکر و دعا کے طور پر ناپاک آدمی لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ ؕ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ ۝ (الانبیاء: ۸۷) اور رَبَّنَا لَا تَزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً ۚ إِنَّكَ أَنْتَ الْكَوَّابُ ۝ (آل عمران: ۸) وغیرہ پڑھ سکتا ہے۔

۴۔ ناپاک اور شور و غل کی جگہوں پر قرآن نہ پڑھا جائے ورنہ قرآن کی توہین ہوگی۔

۵۔ تلاوت کا ارادہ کرتے وقت اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھنا چاہئے پھر اگر تلاوت درمیان سورت سے ہو بسم اللہ نہ پڑھے ہاں سورہ توبہ کے علاوہ اگر تلاوت سورت کی ابتداء سے ہو تو بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھ لینا چاہئے۔

۶۔ قرآن کی تلاوت ترنم اور اچھی آواز سے کرے جیسا کہ جبیر بن مطعم فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم صلاۃ مغرب میں سورہ طور پڑھ رہے تھے میں نے آپ سے اچھی قرأت اور اچھی آواز کسی کی نہیں سنی۔ (بخاری و مسلم)

البتہ اگر وہاں کوئی شخص صلاۃ ادا کر رہا ہو یا سویا ہوا ہو اور آواز بلند پڑھنے سے تشویش ہوتی ہو تو آہستہ پڑھے آپ ﷺ نے ایک گروہ سے فرمایا تم میں سے ہر ایک اللہ سے سرگوشی کر رہا ہے لہذا قرآن اونچی آواز میں پڑھ کر کوئی دوسرے کو خلل میں نہ ڈالے۔

۷۔ قرآن کی تلاوت ٹھہر ٹھہر کر کرنی چاہئے آپ کی قرأت سے متعلق حضرت ام سلمہ سے پوچھا گیا تو انہوں نے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ایک آیت الگ الگ کر کے پڑھتے تھے۔ (احمد ابوداؤد، ترمذی)

۸۔ دوران تلاوت آیت سجدہ پر پہنچ کر با وضو حالت میں سجدہ کرنا چاہئے خواہ دن میں ہو یا رات میں اللہ اکبر کہہ کر سجدہ میں جائے اور سبحان ربی الاعلیٰ اور دگر دعا پڑھے پھر سجدہ سے بغیر تکبیر و سلام سر اٹھالے البتہ اگر یہ سجدہ اثناء صلاۃ میں ہو تو سجدہ جاتے وقت اور قیام کرتے وقت اللہ اکبر کہے حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ آپ ہر خفض و رفع (اٹھتے گرتے) میں اللہ اکبر کہتے تھے۔ (مسلم)

الہی ہمیں ہمارے والدین اور تمام مسلمانوں کو اپنی رحمت سے بخش دے۔ (آمین)

۱۔ سجدۃ تلاوت کی دعائیں یہ ہیں: (۱) سَجَدَ وَجْهِي لِلَّذِي خَلَقَنِي وَسَقَى سَمْعِي وَبَصَرِي بِحَوْلِهِ وَقُوَّتِهِ فَتَبَارَكَ اللَّهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ (۲) اَللّٰهُمَّ اَكْتُبْ لِيْ بِهَا عِنْدَكَ اَجْرًا وَاَجْعَلْهَا لِيْ عِنْدَكَ لُخْرًا وَضَعْ عَنِّيْ بِهَا وَزْرًا وَاَقْبِلْهَا مِنِّيْ كَمَا قَبِلْتَ مِنْ عَبْدِكَ دَاوُدَ



## صوم ختم کر دینے والی چیزیں

الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على سيد المرسلين محمد وعلى آله وصحبه أجمعين ومن تبعهم باحسان الى يوم الدين وبعد۔

بھائیو! اس مجلس میں ان اشیاء کا تذکرہ ہو گا جن سے صوم ختم ہو جاتا ہے وہ سات ہیں جو ذیل میں مذکور ہیں۔

- ۱۔ جماع سے ضائم کا صوم ٹوٹ جائے گا خواہ واجب ہو یا نفل اگر مجامعت رمضان کے دن میں ہوئی ہے تو قضا کے ساتھ کفارہ دینا ہو گا خواہ یہ کفارہ ایک مومن غلام آزاد کرنے کی شکل میں ہو یا اس کی استطاعت نہ ہونے کی صورت میں مسلسل دو ماہ صوم رکھنے کی صورت میں ہو اگر مسلسل دو ماہ صوم رکھنے کی قدرت نہ ہو تو ساٹھ مسکین میں سے ہر ایک کو آدھا کلو دس گرام عمدہ گیہوں دینے کی صورت ہو جیسا کہ آپ ﷺ نے اس صحابی کو حکم دیا تھا جس نے رمضان میں بیوی سے ہمبستری کر لی تھی اور پھر آپ سے فتویٰ طلب کیا تھا۔ (بخاری و مسلم)
- ۲۔ منیٰ کو قصد خارج کرنا خواہ بوسہ دینے اور پکڑنے اور چھونے سے ہو یا مشت زنی سے کیونکہ اس طرح کی شہوت سے اجتناب رکھے بغیر صوم ہو گا ہی نہیں جیسا کہ حدیث قدسی ہے: میرے بندے نے کھانا پینا اور خواہشات میری وجہ سے ترک کیا ہے۔ (بخاری) اگر بوسہ و لمس سے انزال منیٰ نہ ہو تو صوم باقی رہے گا جیسا کہ حضرت عائشہ مرفوعاً بیان کرتی ہیں آپ ﷺ صوم کی حالت میں بوسہ دینے (پکڑے کے اوپر سے) مباشرت کرتے تھے لیکن آپ ﷺ اپنی

نفسانی خواہش پر زیادہ قدرت رکھتے تھے۔ (بخاری و مسلم) اگر بوسہ وغیرہ سے انزال منی یا جماع کا خدشہ ہو تو سد ذریعہ اور صوم کو فساد سے بچانے کے لئے بوسہ وغیرہ صائم کے لئے حرام ہے۔ جیسا کہ وضو کرنے والے کو ناک میں پانی چڑھانے میں مبالغہ کرنے سے منع واجب ہے تاکہ پانی پیٹ میں نہ پہنچ جائے اور صوم کو باطل کر دے۔ البتہ اگر خروج منی احتلام یا صرف تخیل اور تصور کرنے کی وجہ سے ہو تو یہ شرعاً معاف ہے۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے میری امت سے خواطر نفس (جی میں سوچنے) کو معاف کر دیا۔ گرفت اس پر ہے کہ عملاً کر گزرے یا زبان سے ادا کر دے۔

۳۔ کھانے پینے سے بھی صوم باطل ہو جائے گا فرمایا گیا۔

كُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يَسْبَيْتَ لَكُمْ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ  
ثُمَّ أَتُوا الصِّيَامَ إِلَى الْكَيْلِ (البقرہ: ۱۸۷) کھاؤ اور پیو

یہاں تک کہ تاریکی سے صبح کی سفیدی نمودار ہو جائے پھر رات تک صوم مکمل کرو۔

واضح رہے کہ ناک میں دوا ڈالنا کھانے پینے کی طرح ہے لقیط بن صبرہ کو آپ ﷺ نے کہا اگر صوم سے نہ رہو تو ناک میں پانی چڑھانے میں مبالغہ کرو۔ (بخاری، مسلم، نسائی) البتہ خوشبو سو لگھنے سے صوم ختم نہ ہو گا کیونکہ خوشبو مجسم چیز نہیں ہے جو پیٹ میں داخل ہو سکے۔

۴۔ وہ چیزیں بھی مفطر صوم ہیں جو کھانے، پینے کے مقام و درجہ میں ہیں وہ دو طرح کی ہو سکتی ہیں۔

(الف) صائم کی کمزوری و نقاہت کی وجہ سے خون چڑھایا جائے تو اس سے صوم ٹوٹ جائے گا کیونکہ دواؤں سے اصل مقصود خون ہے۔ اور یہ خون چڑھانے سے حاصل ہو گا۔

(ب) طاقت بخش انجکشن بھی صوم کو توڑ دیتا ہے اس لئے کہ یہ کھانے پینے

کے درجہ میں ہے البتہ غیر طاقت بخش انجکشن خواہ گوشت میں دیا جائے یا رگوں میں اور گو اس کی حرارت حلق میں محسوس ہی کیوں نہ ہو یہ مفسد صوم نہ ہوگا۔

۵۔ پچھنا لگوانا بھی صوم توڑتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا پچھنا لگانے والا اور لگوانے والا دونوں اپنا صوم توڑ دیں۔ (احمد، ابوداؤد) پچھنا کے حکم میں رگ کھلوانا وغیرہ ہے جن کی تاثیر بدن پر پچھنا کی سی ہوتی ہے۔ بنا بریں واجب صوم رکھنے والا شخص غیر اضطراری حالت میں اپنے خون کا ہدیہ نہ کرے صرف اضطراری صورت میں کرے۔ اور اس روز افطار کر لے اور پھر اس کی قضا کر لے علاوہ انہیں نکسیر ٹوٹنے یا کھانسی سے خون نکلنے یا بواسیر یا انجکشن وغیرہ سے خون نکلنے پر صوم نہیں ٹوٹے گا کیونکہ یہ نہ تو پچھنا لگانا ہے اور نہ ہی اس کا اثر بدن پر پچھنا جیسا ہوتا ہے۔

۶۔ قصد اُتے کرنے سے صوم ٹوٹ جائے گا آپ ﷺ نے فرمایا جس پر قے غالب آجائے اس کو قضا نہیں ہے۔ البتہ جس نے قصد اُتے کیا ہو اس پر صوم کا قضاء ہوگا۔ (ابوداؤد، ترمذی وغیرہ)

۷۔ حیض و نفاس کا آنا بھی ناقض صوم ہے آپ نے فرمایا کیا عورت ایام حیض میں صلاۃ و صوم ترک نہیں کر دیتی ہے۔

اگر حیض و نفاس کا خون دن کے کسی حصہ میں حتیٰ کہ غروب آفتاب سے کچھ پہلے نظر آجائے تو صوم فاسد ہو جائے گا۔ لیکن اگر خون اترنے کا احساس ہو لیکن سورج ڈوبنے کے بعد خارج ہو تو اس دن کا صوم صحیح ہوگا۔

صائم پر یہ مذکورہ نواقض صوم بغیر عذر شرعی حرام ہے بشرطیکہ صوم وجوبی ہو خواہ صوم رمضان ہو یا صوم کفارہ و نذر لیکن اگر صوم غیر واجب ہو تو اگرچہ پورا کرنا افضل ہے لیکن بلا عذر توڑا جاسکتا ہے۔

الہی! ہمیں وقت کی قدر کرنے اور اس کو عمل صالح میں مشغول رکھنے کی توفیق مرحمت فرما۔ الہی! ہمیں اپنے نبی کی شفاعت اور حوض کوثر پر پہنچنے اور سیراب ہونے کی توفیق دے۔ (آمین)